سوال

(793)تین طلاقوں کے بعد مفتی کے کہنے پر رجوع کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر مرد نے بیوی کو تین طلاقیں دی ہوں اور مفتی کہہ دے کہ یہ طلاق نہیں ہوئی، پھر شوہر نے مفتی کے کہنے پر بیوی کو اپنے پاس رکھا اور ملاپ کرتا رہا، اور ایک بچے کی ولادت ہوگئی، تو کسی نے کہہ دیا کہ یہ بچہ ولدالزنا ہے۔ اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس نے ایسے کہا ہے، وہ انتہائی جاہل اور گمراہ اور اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے۔ مسلمانوں کا اجماع ہے کہ ہر وہ نکاح جس کے بارے میں شوہر کا یہ عقیدہ ہو کہ یہ عقد جائز ہے، اور اس پر وہ بیوی سے ملاپ کرتا ہے، تو بچہ اس مرد ہی سے منسوب ہوگا اور وہ ایک دوسرے کے وارث بھی ہوں گے، خواہ حقیقت میں ان کا یہ نکاح باطل ہی کیوں نہ ہو، یہ نکاح کرنے والے کافر ہوں یا مسلمان، حکم ایک ہی ہے اور مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے۔

مثلا کوئی یہودی اگر اپنی بھتیجی سے نکاح کرے تو بچہ اس آدمی ہی کی طرف منسوب ہوگا، اور وہ ایک دوسرے کے وارث بھی ہوں گے، مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے، اور اس پر بھی اجماع ہے کہ یہ نکاح باطل ہے، اور جو کوئی اسے حلال جانے وہ کافر ہوگا، واجب ہے کہ اس سے توبہ کرائی جائے۔ ایسے ہی اگر کوئی جاہل مسلمان کسی عورت سے اس کی عدت کے دوران میں نکاح کرلے جیسے کہ عام طور پر بدوی لوگ کرلیتے ہیں، اور پھر اس کا عورت سے ملاپ ہو اس یقین و اعتماد سے کہ یہ اس کی بیوی ہی ہے، تو بچہ اس آدمی سے منسوب ہوگا اور اس کا وارث بھی ہوگا، مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے، اور اس کی مثالیں بہت ہیں۔

خیال رہے کہ "ثبوت نسب" کے لیے ضروری نہیں ہے کہ نکاح بھی فی الواقع صحیح ہو۔ بلکہ بچہ صاحب فراش کا ہوتا ہے (بستر والے کا)۔ جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

الوَلَدُ لِلفِراشِ وَلِلعاهِرِ الحَجَرُ (صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب تفسیر المشبھات، حدیث: 1948 و صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب الولد للفراش وتوقی الشبھات، حدیث: 1457 و سنن ابی داود، کتاب الطلاق، باب الولد للفراش، حدیث: 2273۔)

''بچہ بستر والے کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔''

سوجس آدمی نے اپنی بیوی کوتین طلاقیں دی ہوں، اور پھر وہ اس سے ملاپ کرے، اس اعتقاد سے کہ طلاق نہیں ہوئی، یہ عمل جہالت سے کیا ہو یا کسی مفتی کے غلط فتویٰ کی وجہ سے، اور شوہر نے اسے صحیح سمجھا ہو، یا کوئی اور بھی سبب ہو، تو بچہ اس آدمی ہی سے لاحق ہوگا، یہ دونوں آپس میں وارث بھی ہوں گے۔ اور یہ عورت اپنی عدت اسی وقت سے شمار کرے گی جب وہ آدمی اس سے مباشرت ترک کرے گا، کیونکہ اس کا مباشرت کرنا اسی یقین کے تحت ہے کہ یہ عورت اس کی بیوی ہے، تو یہ اس کا فراش ہوئی، لہذا یہ اسی وقت سے عدت گزارے گی جب اس آدمی کے بستر سے علیحدہ ہوگی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 568

محدث فتویٰ